محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

خواب ،زلزلہ اور وفات

۱۲محرم الحرام ۱۴۳۷ھ ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۵ کی شب بندہ نے خواب دیکھا کہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ فوت ہو چکے ہیں اور لوگ جوق درجوق آپکے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آرہے ہیں ساتھ برکۃ الحدیث استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد صدیق صاحب (صدر المدرسین جامعہ خیر المداراس ملتان) کی زیارت ہوئی بندہ نے استادمکرم کی دائیں پنڈی پر بوسہ لیا بندہ بعداز بیداری بہت متفکر ہوا خدا خیر کرے کہ کہیں استاذمکرم کا سفر آخرت قریب تو نہیں مولانا خیر محمد کے سب سے قریبی اور خادم خاص شاگرد تو استاد ہی ہیں اگلے دن مورخہ ۱۳ محرم ۲۶ اکتوبر کو بہت بڑے زلزلہ کا حادثہ پیش آ گیا ذہن پھر منتقل ہوا اپنی خواب کی طرف خطرہ واضح محسوس ہورہا تھا ساتھ ساتھ یہ حوالہ بھی ذہن میں بار بار آرہا تھا کہ ۶۷۲ھ میں قونیہ میں بڑے زور کا زلزلہ آیا اور چالیس دن تک اس کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے مولانا رومؒ نے فرمایا کہ زمین بھوکی ہے لقمہ تر چاہتی ہے چند ہی روز کے بعد مولانا علیل ہوئے اور ۵ جمادی الثانی بروز اتوار ۶۷۲ھ بوقت غروب آفتاب مولانا نے وفات پائی اور یہ آفتاب علم وفضل غروب ہوگیا یہاں بھی یہی حال تھا کہ شدید حزن وملال کہ یا اللہ! خیر کونسی بڑی ہستی اٹھنے والی ہے کہ اتنا شدید زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے آخر بروز جمعہ خواب کی تعبیر آشکارا ہوگئی اور بذریعہ میسج یہ اندوہناک خبر ملی کہ امام المحدثین والمفسرین والمجاہد فی سبیل اللہ برکۃ الاکابر شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب لاکھوں علماء وطلباء کو یتیم کر کے اس دار فانی سے رحلت فرماگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

خیر آخر اٹھ کر ذات حق کی یادگار میں انکی ناصبور صبر نہ کیا آخر کاغذ قلم تھام کر ان خیالات کو قلم کی قید میں لانے لگا:

اعد ذکر نعمان لنا فان ذکرہ
هو المسك لما يتكرر يتضوع

ذاتِ حق بھی ان مبارک ہاتھوں کی لاج رکھتی تھی

رات کے سوا دو بج چکے کل آفتاب غروب ہوا تو امت محمد یہ کی قسمت میں ایک ناقابل تلافی نقصان چھوڑ گیا وہ ہاتھ جب علماء مجاہدین کی مدد ونصرت کیلئے دعا مانگنے کیلئے اٹھتے تھے اور ذات حق بھی ان مبارک ہاتھوں کی لاج

رکھتی تھی وہ انسان جو دن کے اول حصہ میں اگر جامعہ حقانیہ کی مسند حدیث پر بیٹھ کر درس حدیث دیتا تھا تو پچھلے وقت صوبہ خیبر پختونخواہ کے دور دراز کا سفر کرکے کوہستان کے کسی پہاڑ کے دامن میں قوم پٹھان کے غیور فرزندوں کو درس جہاد دے رہا ہوتا۔

ایک عظیم سعادت کا حصول

اس انسان کا علم تفسیر میں ایسا رسوخ تھا کہ جب حکومت طالبان قائم ہوئی تو بہت سے گمراہ لوگوں نے افغانستان میں دورہ تفسیر کے عنوان پر گمراہی پھیلانے کی سازش کی مگر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کی خداداد فراست اس خطرہ کو بھانپ گئی اپنے تمام جعلی مفسرین کا بوریا بستر اگول کرتے ہوئے فرمان جاری کیا کہ امارت اسلامیہ اگر کوئی دورۂ تفسیر پڑھا سکتے ہیں تو وہ ڈاکٹر شیر علی شاہ ہیں چنانچہ آپ نے بلند پایہ علمی سعادت حاصل کی آپ کی ذات قدوہ سطوات ہی تھی کہ طالبان کی ہائی کمان کو آپ پر مکمل اعتماد تھا جو حکم فرمادیتے اس کو رد نہ کیا جاتا بندہ کے دل میں رہ رہ کر خیال آتا کہ آپکی اس مجاہدانہ زندگی اور قائدانہ کردار ہمہ جہتی صفات کو دیکھ کر اسلام دشمن لابی آپکو شہید ہی نہ کردے آپ کی وفات نے بتلایا کہ موت وحیات اس ذات حق کے قبضہ قدرت میں ہے۔

نسبت کا احترام

حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین اوکاڑویؒ سے آپکی والہانہ محبت وعقیدت تھی ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ میں صوابی میں ایک پروگرام تھا جس میں حضرت ڈاکٹر صاحب مدعو تھے بندہ کو بھی بیان کا حکم ہوا تھا، بندہ کا بیان سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے فضائل ومناقب پر تھا بیان جاری تھا کہ حضرت اقدس اسٹیج پر تشریف لے آئے آپ جیسے علم کے سمندر کے سامنے مجھ جیسے تہی دامن کا جو حال ہونا تھا ظاہر ہے خیر بندہ نے ہمت نہ ہاری بیان مکمل کیا بعد از پروگرام حضرت اوکاڑویؒ کے حوالہ سے تعارف ہوا بہت شفقت فرمائی فرمایا حضرت تو ہمارے امام تھے پھر فرمایا عبدالعزیز نورستانی نے پشاور اور اس کے مضافات میں بہت اودھم مچایا ہوا تھا شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان نے مجھے فرمایا کہ حضرت اوکاڑویؒ سے وقت لیکر دیں میں نے مولانا زرولی خان سے رابطہ کیا انہوں حضرت سے مناظرہ کی تاریخ لے لی فرمایا حضرت تشریف لائے نورستانی کو وہ ذلت آمیز شکست ہوئی کہ فتنہ دب گیا اور مشوش قلوب واذہان کو راہ ہدایت پر شرح صدر ہوگیا ۱۴۳۵ھ میں اکوڑہ خٹک حاضر ہوا قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی دیر تک رئیس المناظرین حضرت اوکاڑوی کی تعریف فرماتے رہے یہ انکی تواضع کی دلیل ہے مکارم اخلاق کے ظہور کے یہی مواقع ہوتے ہیں بہت سے اکابر ومشاہیر تو ایسے دیکھے گئے ہیں جو اپنے نامور معاصر اور دیرینہ رفیق کے انتقال کے بعد زبان پر ان کا ذکر لانا بھی اپنی عظمت وخودداری کے خلاف سمجھتے ہیں مولانا کا حضرت کا محبت بھرے انداز

سے تذکرہ خیر فرمانا اور بندہ سے نسبتِ اوکاڑوی کی پاسداری کرتے ہوئے جامعہ حقانیہ کے دورۂ حدیث کے ڈیڑھ ہزار طلباء کے سامنے بیان کروانا ان کی شرافت نفس علوفطرت اور لطیف جذبات واحساسات کی بین دلیل ہے۔

اس ضمن میں فرمایا کہ کراچی میں ایک مسجد میں غیر مقلدین نے محنت کرکے کچھ پٹھانوں کو غیر مقلدین کرلیا اور بہت سے تشویش کا شکار ہوگئے فرمایا ان دنوں میں بھی کراچی میں تھا مجھے علم ہوا تو حضرت اوکاڑویؒ کو لیکر وہاں پہنچے حضرت کا نام ہی کافی تھا ان کا نام سنتے ہی غیر مقلدین مناظرہ پر نہ آئے اور راہ فرار اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھی فرمایا پھر کیا تھا میدان خالی تھا ہم فاتح تھے حضرت نے بھی تفصیلی خطاب فرمایا اور ہم نے بھی لمبی لمبی تقریریں کیں ،فرمانے لگے رات قیام کریں صبح دورہ کے طلباء سے بیان فرما کر جائیں یہ بات ذہن میں رہے کہ بندہ نے راولپنڈی سے اکوڑہ تک کا سفر موٹر سائیکل پر کیا تھا کپڑے غبار آلود تھے اور میں بھی شکل وصورت سے ایک درجہ حفظ کا طالب علم لگتا تھا مگر حضرت کی کشفی نظر سے نہ بچ سکا فرمایا بیان کرکے جائیں بندہ نے عرض کیا کہ اب تو آگے سفر طے ہے پروگرامات طے ہیں پشاور سے واپسی پر ان شاء اللہ تعمیل امر کرونگا چنانچہ واپسی پر جامعہ میں رکے حضرت نے اپنے ترمذی شریف کا درس موقوف فرما کر بیان کروایا۔

بندہ کی کیفیت بھی عجیب تھی ایک طرف حضرت کا علمی وروحانی دبدبہ دوسری طرف جامعہ کے دارالحدیث کی پرشکوہ عمارت پھر طلبائے حدیث کے نور برسائے چہرے بیان میں بہت کچھ کہا گیا جواب یاد نہیں البتہ ایک بات یاد ہے بندہ نے عرض کیا کہ حضرت الشیخ نے دورۂ تفسیر شیخ التفسیر امام العارفین حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے پڑھا اور حضرت اوکاڑویؒ بھی حضرت لاہور کے بیعت تھے اور بیعت کا واقعہ یہ ہے فرمایا میں اگرچہ غیر مقلدیت سے توبہ تائب ہوکر مسلک حقہ کو اختیار کر چکا تھا مگر پھر بھی پیری مریدی اور بیعت مرشد کو اچھا نہیں سمجھتا تھا اگر کوئی بیعت مرشد کو اچھا نہیں سمجھتا تھا اگر کوئی بیعت ہونے کی ترغیب دیتا تو اس کا مذاق اڑاتا ،۱۹۵۶ء کے لگ بھگ کی بات ہے میں مولانا عبدالحمید سیتا پوریؒ سے پڑھتا تھا ایک دن ایک بزرگ مولانا بشیر احمد پسروریؒ وہاں تشریف لائے سب طلباء ان سے مصافحہ کرنے کیلئے اُمڈ آئے ،میں بھی مصافحہ کرنے والے طلباء میں شامل ہوگیا تمام ساتھی مصافحہ کرکے واپس چلے گئے ،جب میں نے حضرت سے مصافحہ کیا تو حضرت نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرما کر بائیں ہاتھ سے پکڑ کر مجھے اپنے پاس بٹھالیا جب تمام طلباء مصافحہ سے فارغ ہوکر چلے گئے تو میرے طرف متوجہ ہوئے نام پوچھا اور فرمایا یہ حضرت اوکاڑوی شخص ایک بہت بڑے علاقے کو سنبھال سکتا ہے اور مجھے بار بار بیعت ہونے کی ترغیب دی میں جواب میں کہتا کہ بیعت کونسی ضروری چیز ہے لیکن حضرت کا اصرار بڑھتا رہا کہ تم ضرور حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے بیعت ہوجاؤ مولانا کے شدید اصرار پر میں نے بیعت ہونے کا وعدہ تو کرلیا لیکن پھر اسے بھول گیا ایک دن حضرت مولانا احمد علی لاہوری کا رسالہ خدام الدین پڑھ رہا تھا وہاں

حضرت نے اداریہ میں ظاہری اور باطنی آنکھوں کا تذکرہ فرمایا تھا اور لکھا تھا کہ جب آدمی کی دل کی آنکھ کھل جاتی ہے تو وہ حلال وحرام میں تمیز کرسکتا ہے اور اگر کسی قبر کے پاس سے گذرے تو اس پر صاحب قبر کے احوال منکشف ہوجاتے ہیں فرمایا میں ان دنوں کمیٹی کے سکول واقع کمپنی باغ اوکاڑہ میں مدرس تھا۔ابھی میں حضرت لاہوری کے مذکورہ بالا دعویٰ پر غور ہی کررہا تھا کہ ایک استاد جن کا نام رشید صاحب تھا تشریف لائے ان کے ہاتھ میں پانچ روپے کا نوٹ تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ یہ حرام کے پیسے ہیں اگر کسی نے لینے ہیں تو لے لے میں نے ان سے کہا کہ یہ نوٹ مجھے دے دو اس نے کہا یہ تو حرام کا مال ہے تم اسے کیا کروگے میں نے بتایا کہ میں حضرت لاہوری کا امتحان لینا چاہتا ہوں کہ آیا وہ حرام وحلال میں تمیز کرتے ہیں یا صرف دعویٰ ہی فرماتے ہیں اس سلسلہ میں تین چار استاد اور بھی میرے ساتھ شامل ہوگئے ،ہم نے ایک ایک روپیہ اپنی جیب سے نکالا کچھ پھل حلال کے پیسوں سے خریدے کچھ حرام کے پیسوں سے اور حلال وحرام والے لفافوں پر نظر رکھی اور ساتھیوں کے ساتھ عازم لاہور ہوگیا

جب حضرت سے ملنے کی باری آئی تو ہم نے وہ پھلوں کے لفافے حضرت کے سامنے پیش کئے حضرت نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا حضرت ہدیہ ہے اسے قبول فرمالیں آپ نے ناراض ہوکر فرمایا: ہدیہ ہے یا امتحان لینے آئے ہو اور ان پھلوں میں سے حرام وحلال علیحدہ علیحدہ کرکے رکھ دیا ہم سب ساتھی بہت حیران ہوئے اور حضرت لاہوری سے درخواست کی کہ ہمیں بیعت فرمالیں واقعہ سنانے کے بعد بندہ نے عرض کیا کہ شرح عقائد کے سبق میں ہمارے استاد مکرم حضرت مولانا شبیر الحق صاحب کشمیری (استاد الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان) نے جب کرامات کا مسئلہ پڑھایا تو حضرت لاہوریؒ کی یہی کرامت سنائی پھر فرمایا حضرت لاہوری تو نہ رہے مگر جنہوں نے یہ کرامت اپنی آنکھوں سے دیکھی وہ تو موجود ہیں انہی کی زیارت کرلو مراد حضرت اوکاڑوی تھے

چنانچہ ہم نے اس نیت سے حضرت کی فورا جاکر زیارت کی اس کے کچھ دنوں بعد حضرت بھی راہی دارالبقاء ہوگئے بندہ نے عرض کیا حضرت لاہوریؒ کی زیارت تو آپ نہ کرسکے حضرت ڈاکٹر صاحب کی زیارت کو سعادت سمجھو حضرت لاہوری کے تذکرہ پر حضرت ڈاکٹر صاحب پر عجیب رقت آمیز منظر طاری تھا رورہے تھے بعد از بیان رقت آمیز دعا کروائی اس کے بعد بار ہا سوچتا رہا کہ حضرت کے بارے میں جو بشارات کشفی طور پر جو دیکھی تھیں لکھ بھیجو مگر اپنی سستی اور شرم آڑے آتی رہے آہ! افسوس کہ آج حضرت ہم میں نہ رہے آپ کا دل خلافت اسلامیہ کے احیاء کیلئے بے تاب تھا اپنے رب کے حضور اس کو منوانے کیلئے پہنچ گئے ہم جسطرح حیات شہداء کے قائل ہیں اس طرح حیات صدیقین کے بھی قائل ہیں آپ اعلیٰ درجہ کے صدیقین میں سے تھے امید ہے ذات حق آپ کی قدردانی فرمائے گی اور آپکی دعاؤں کی برکت سے حالات کو پلٹا دیگی۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر

گذشتہ دنوں ایک متقی پرہیزگار طالب علم نے خواب دیکھا کہ ملک پاکستان کی جلیل القدر قیادت وقت کے ایک بہت بڑے روحانی شخص کے ہاتھ پر بیعت ہوئی جب ایک بہت بڑے معبر سے تعبیر دریافت کی تو فرمایا ملک کے حالات دین کے حق میں بہتر ہونگے ان شاء اللہ حضرت ڈاکٹر صاحب جیسے اصحاب درد کی دعائیں امت مرحومہ کے حق میں قبول ہوچکی ہیں رات گذر چکی صبح قریب ہے حضرت پر بہت کچھ لکھا جائے گا بندہ آخر میں یہی کہتا ہے کہ بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے وسعت نظری، کامل مطالعہ، رسوخ فی العلم اور ذکاوت میں ان کی نظیر اس وقت ممالک اسلامیہ میں ملنی مشکل ہے والغیب عنداللہ ان جیسا آدمی برسوں بعد پیدا ہوتا ہے اور اب شاید برسوں بعد بھی پیدا نہ ہو۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ذات حق سے دعا ہے آپکو صدیقین کی صف میں شمار فرما کر ہمیں آپ کی برکات سے محروم نہ فرمائے آمین

برحمتك يا ارحم الراحمين

مؤتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی پیشکش

Afghan Taliban
War of IDEOLOGY
Struggle for Peace
by
Moulana Sami ul Haq

انگریزی زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب، افغان طالبان اور ۱۱/ ۹ کے تناظر میں جہاد، القاعدہ، اسامہ بن لادنؒ، ملا محمد عمر، امریکی دہشت گردی اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کو بے نقاب کرنے والی چشم کشا تحریریں، اسلام، جہاد اور دینی مدارس کے مغرب کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ، مشرق ومغرب کے نامور اہل قلم، دانشوروں کی آراء پر مشتمل تاریخی دستاویز، ہر ورق چشم کشا، ہر سطر راز افشاء ......

صفحات 256 بہترین جلد، دیدہ زیب ٹائٹل، عمدہ کاغذ